اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ: اَلصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ أَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ یعنی اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔[1]

[1]... القول البدیع، صفحہ: 258 ملتقطاً۔

ایمان والو! سن لو فضیلت درود کی | قربت حضور کی ہے، محبّت درود کی
سب کام بن رہے ہیں کوئی رَنج و غم نہیں | لمحہ بہ لمحہ ساتھ ہے برکت درود کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُونٹ سجدے میں گِر گیا

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ کو 10 سال تک محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت کی سَعادت نصیب ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں: اَنصاری صحابی کا ایک گھر تھا، انہوں نے اُونٹ پالا ہوا تھا، کھیتی باڑی کے لئے پانی اس اُونٹ پر لاد کر لایا کرتے تھے، ایک مرتبہ یُوں ہوا، وہ اُونٹ سرکش ہو گیا یعنی غُصّے سے بپھر گیا۔

آپ کی معلومات کے لئے عرض کروں؛ اُونٹ ویسے پُراَمن جانور ہے لیکن جب یہ

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

غُصّے سے بپھر جائے تو شیر جتنا خطرناک ہو جاتا ہے، بندے کو قتل بھی کر دیتا ہے۔

خیر ! اُن اَنصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا اُونٹ سرکش ہو گیا، اُن کے قابُو میں نہیں آرہا تھا۔ اب کیا ہونا تھا؟ سُبْحٰنَ اللہ !

جنّ و اِنس و ملک کو ہے بھروسا تیرا | سرورا مرجعِ کُلّ ہے درِ والا تیرا

وضاحت: مرجعِ کُل: یعنی سب کے لوٹنے کی جگہ۔ مطلب یہ کہ جنّ ہوں، انسان ہوں یا فرشتے، جب بھی مشکل پیش آتی ہے، سب کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہی درِ پاک نظر آتا ہے۔

وہ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے۔ اس وقت محفلِ نُور سجی ہوئی تھی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم حاضِر تھے، انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے صُورتِ حال عرض کی، کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! اُونٹ سرکش ہو گیا، ہاتھ تک لگنے نہیں دے رہا۔ بڑی مشکل ہے، آپ ہی کرم فرمائیے !

کام بگڑے ہوئے بنا دینا | کام کس کا ہُوا؟ ہُوا تیرا

پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عرض سُنی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم سے فرمایا: اُٹھو ! چلتے ہیں۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم اس انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔

اس وقت اُونٹ ایک باغ میں تھا اور کونے میں لگ کر بیٹھا ہوا تھا، محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی طرف بڑھے، صحابہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! یہ اُونٹ سرکش ہے، کہیں آپ ہی پر حملہ نہ کر دے۔ فرمایا: لَیْسَ عَلَیَّ مِنْہُ بَاْسٌ مجھے اس سے کچھ خطرہ نہیں ہے۔ یہ فرمایا اور اُونٹ کی جانب بڑھ گئے۔ اب روایت کے الفاظ سنیے !

فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اَقْبَلَ نَحْوَہٗ حَتّٰی خَرَّ سَاجِدًا بَیْنَ یَدَیْہِ

جو نہی اُونٹ نے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو دوڑ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور سامنے آتے ہی سجدے میں گِر گیا۔

اپنے مولیٰ کی ہے بَس شان عظیم ، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں اَدَب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اُونٹ کو پکڑا اور دوبارہ کام پر لگا دیا۔ اب اُونٹ والا معاملہ تو خَتم ہو چکا تھا، اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی جو مشکل تھی، وہ حل ہو چکی تھی لیکن اب مُعَامَلہ ایک دوسرا رُخ اِختیار کر گیا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہم جو عشقِ رسول کی مِعْراج تک پہنچے ہوئے تھے، انہوں نے جب اُونٹ کو دیکھا کہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور سجدہ کر رہا ہے تو اُن کے دِل مچل گئے، عشقِ رسول نے جوش مارا، اَدَب کے ساتھ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو جانور ہے، بے سمجھ بھی ہے، اس کے باوُجُود آپ کی انتہائی تعظیم کرتے ہوئے سجدہ کر رہا ہے، حُضور! ہم تو انسان ہیں، اللہ پاک نے ہمیں عقل عطا فرمائی ہے (ہم پر آپ کے جتنے احسانات ہوئے ہیں، اتنے تو کسی پر نہ ہوئے) ہمارا حق زیادہ بنتا ہے کہ ہم تعظیم کے لئے سجدہ کیا کریں۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائِز نہیں کہ انسان کو سجدہ کرے، اگر انسان کو سجدہ جائِز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ شوہر کا حق بہت زیادہ ہے۔ [1]

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں:

پیشِ نظر وہ نو بہار، سجدے کو دِل ہے بے قرار | روکیے سَر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے [2]

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، جلد:5، صفحہ:445، حدیث:12949۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:179۔

وضاحت: نظروں کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا جلوۂ مبارک ہے، اللہ پاک کے انوار و تجلیات کا مظہر ہے، اس کی تخلیق کا شاہکار ہے، ان جلووں میں ڈوب کر دل سر جھکانے کو بیقرار ہے، مگر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کیا فرماتے ہیں: کہ اے عاشقِ رسول ! اپنی بیقراری کو سنبھالوں، یہی اصل امتحان ہے کیوں کہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اے شوقِ دِل! یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا! وہ سجدہ کیجیے! کہ سر کو خبر نہ ہو[1]

وضاحت: یعنی سر جھکا کر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے تو ٹھیک ہے ہم شریعت کا حکم مانتے ہوئے ان کو سجدہ نہیں کرتے مگر اے دلِ بیقرار ! ان کو ایسی سلامی پیش کر کہ اس سلامی کی سر کو بھی خبر نہ ہونے پائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کے اِظْہارِ محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک پیارا سا، عشق بھرا، ادب و تعظیم سے بھرپُور واقعہ ہم نے سُنا، اس میں غور فرمایئے! جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو اُونٹ نے کس کمال انداز سے اپنی محبتوں کا زبردست اِظْہار کیا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی دوڑ کر حاضِر ہوا اور آتے ہی سجدے میں گر گیا۔

چاند شق ہو، پیڑ بولیں، جانور سجدے کریں | بَارَکَ اللہ! مرجعِ عالَم یہی سرکار ہے[2]

1... حدائقِ بخشش، صفحہ:131۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:176۔

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانوروں نے جو محبتوں کا اِظْہار کیا، سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی ایک الگ موضوع ہے ❁ روایات میں ہے: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی پیشانی مبارک میں نُورِ مصطفےٰ جگمگایا کرتا تھا، اُس وقت آپ جنگل میں جاتے تو شیر حاضِر ہو کر عرض کرتے تھے: اے عبد المطلب (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) مجھ پر سُواری کیجیے! تا کہ نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت کا شرف مجھے نصیب ہو جائے۔

❁ سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ گھر مبارک میں بَیل پالا تھا، اس کی عادت تھی، وہ اُچھل کُود کرتا ہی رہتا تھا، (لیکن اس کی محبّتِ رسول پر قربان...!!) جب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آتا محسوس کرتا تو آرام سے بیٹھ جاتا، جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم گھر پر تشریف رکھتے، وہ بیل سکون سے بیٹھا رہتا، ذرا آواز نہ کرتا کہ کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔[1]

اپنے مولیٰ کی ہے بَس شان عظیم ، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں اَدَب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں [2]

محبّتِ رسول اَصْلِ ایمان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول کی محبّت دِین میں فرضِ اَہَم بلکہ شرطِ اَوّل ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

1... مسند امام احمد، مسند عائشہ، جلد:10، صفحہ:226، حدیث:25559۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:112۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (پارہ:10، سورۂ توبہ:24)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : تم فرماؤ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں دیکھیے ! وہ سب چیزیں جن سے ہمیں محبت ہوتی ہے، کم و بیش وہ سب ہی گنوا دیں، فرمایا: تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، تمہاری بیویاں، کنبہ، قبیلہ، خاندان، مال، دولت، تجارت، یہاں تک کہ تمہارے پسندیدہ گھر...!! ان میں سے کسی چیز کی محبت تمہارے دِل میں اللہ و رسول کی محبّت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، اگر ایسا ہو گیا، ان چیزوں کی محبّت زیادہ ہو گئی، محبّتِ رسول میں کمی آگئی، دِل ان چیزوں کی محبّت میں زیادہ اور محبّتِ رسول میں کم مچلنے لگ گیا تو کیا ہو گا...؟ فرمایا:

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (پارہ:10، سورۂ توبہ:24)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

اللہُ اکبر...!! کتنی سخت وعید ہے...؟ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ کریمہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دُنیا جہان میں کوئی مُعزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ مَحْبُوب (یعنی پیاری) ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردُود ہے، اسے اللہ پاک اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ اللہ پاک کی پناہ...!![1]

[1]... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:309۔

غم روز گار میں تو میرے اشک بہہ رہے ہیں | تیرا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی [1]

اللہ پاک کی محبّت حاصِل کرنے کی شرط

دوسرے مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:31)

ترجمۂ کنزُالعِرفان : اے حبیب! فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبّت فرمائے گا۔

اس آیتِ مبارکہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک کی محبّت حاصل کرنے کے لیے **اِتباعِ سُنّت** شرط ہے یعنی اگر کوئی اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ سُنّت کی پیروی کرے۔ ظاہر ہے سُنّت کی پیروی وہی کرے گا جسے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت ہو گی۔ اب گویا فرمایا یہ جارہاہے: اے لوگو...!! محبّتِ رسول میں مچل کر، ان کی اداؤں کو اپنانا شروع کر دو، سُنّتِ مصطفےٰ کے دِیوانے ہو جاؤ...!! اللہ پاک تمہیں اپنا محبوب بندہ بنالے گا۔

اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو | اللہ کا مَحْبُوب بنے جو تمہیں چاہے [2]

اے عاشقانِ رسول! ہمارا اِیمان اُسی وقت کامل ہو گا جب ہم پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز جانیں گے ورنہ ہم کامِل مؤمن نہیں ہو سکتے۔

[1]... وسائلِ بخشش، صفحہ:384۔
[2]... ذوقِ نعت، صفحہ:206۔

اِیمان کب کامل ہوتا ہے؟

ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مُحَمَّدِ عربی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ مَحْبُوب ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: نہیں! **اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (اے عمر! تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو گا) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔**

بَس یہ فرمانِ عالیشان سُننے کی دَیر تھی، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے دِل کی دُنیا بدل گئی، محبّتِ رسول میں **فوراً اِضافہ** ہو گیا، اب عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ مَحْبُوب ہیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْاٰنَ یَاعُمَر **یعنی اے عمر! اب (تم اِیمان کے بلند تَرِین درجے پر پہنچ گئے ہو)۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والا صفات ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہونی چاہیے۔ اگرچہ ہم زَبانی طور پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز کہتے اور محبّت کا دَم بھرتے ہیں لیکن یہاں بس کہنا کافِی نہیں ہے بلکہ عملی طَور پر محبّتِ رسول کا بھرپُور اِظہار ہونا چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے رحمۃُ اللہِ علیہم صرف گُفتار کے غازی نہیں ہوتے تھے بلکہ محبّتِ رسول ان کے عمل اور کردار سے جھلکتا تھا۔ اُنہیں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے اِس قدر والہانہ

[1]... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، صفحہ: 1622، حدیث: 6632 ملتقطاً۔

عشق تھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی، وہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر اَدا کو اپنانے کی کوشش کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کسی حدیثِ پاک کو بیان کرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی خاص اَدا اَپنائی ہوتی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم بھی اُس حدیثِ پاک کو بیان کرتے ہوئے اس خاص اَدا کو اپنایا کرتے تھے۔

بیان کے دوران مسکرا دیئے...!!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جو صحابیِ رسول ہیں، ایک مرتبہ آپ حدیثِ پاک بیان فرمارہے تھے، دورانِ بیان (ابھی حدیث شریف پُوری بھی نہیں ہوئی تھی، اس کے دوران ہی) آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ حاضرین سے فرمانے لگے: تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں مُسکرایا؟ سب نے عرض کی: آپ کیوں مُسکرائے؟ ارشاد فرمایا: جب رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ واقعہ سُنایا تھا تو آپ بھی مُسکرا دیئے تھے۔ بس اسی ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کے لئے میں بھی مسکرایا ہوں۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم سُنّت کی پیروی کا کیسا جذبہ رکھتے تھے! وہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری اَداؤں کو اَپنانے کی بھرپور کوشش کرتے تھے اور اِس سلسلے میں یہ بھی نہیں دیکھتے تھے کہ فُلاں کام کرنا سُنّتِ مُؤَکَّدَہ ہے اور فلاں سُنّتِ غیرِ مُؤَکَّدَہ ہے۔ وہ بس اِتنا دیکھتے تھے کہ فلاں کام نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِس طریقے سے کیا پھر اُس کام کو بالکل اُسی طریقے کے مُطابِق کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

[1]... مسلم، کتاب الایمان، باب آخر اھل النار خروجا، صفحہ:91-92، حدیث:187 ملخصاً۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اَعمال کی بُنیاد رکھ

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ایسے زبردست عاشقِ رسول تھے کہ وہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا کو اپنانے کے لیے بے قرار رہا کرتے تھے۔اِس ضمن میں ایک اور محبّت بھرا واقعہ سنیے..!!

اُونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مشہور کتاب شِفاء شریف میں نقل فرماتے ہیں: ایک جگہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے اپنی اُونٹنی کو گھمایا، وجہ پوچھنے پر اِرشاد فرمایا: مجھے اِس کے سِوا کچھ مَعْلُوم نہیں کہ میں نے اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اِس جگہ ایسا کرتے دیکھا تھا، لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا سُنّت کی پیروی کا جذبہ دیکھیے! اس کی روشنی میں ہم اپنے دعویٔ محبّت کا جائزہ لیں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کس والہانہ انداز سے، محبّتِ رسول میں ڈُوب کر، ادائے مصطفےٰ کو ادا کیا کرتے تھے، ایک ہماری محبّت ہے...!! بس خالی دعوے ہیں، آہ! جب ہمارے سامنے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر ہوتا ہے تو ہم پر کوئی خاص کیفیت طاری نہیں ہوتی! اِس کے بَرخِلاف جب ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے سامنے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر ہوتا تو ہیبت و جلال سے اُن کے چہروں کا رنگ بدل جاتا اور عشق و محبّت میں اُن کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو نے لگتے۔ اس ضمن میں 2 رِقّت انگیز واقعات سنیے! اور عشقِ رسول میں اِضافہ کیجیے۔

[1]... شفا، شریف، القسم الثانی، الباب الاوّل، فصل فیما ورد عن السلف...الخ، جز:2، صفحہ:14۔

(1): ہمیں اُن پر رحم آنے لگتا

حضرت اِمام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اَیوب سِخْتِیانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث ِ مبارکہ بیان کی جاتی تو وہ اِس قدر روتے کہ ہمیں اُن پر رحم آنے لگتا۔[1]

(2): ذکرِ مُبارَک سنتے ہی سنجیدہ ہو جاتے

حضرت اِمام ابنِ سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے ہنس مُکھ اور شَگُفتہ مزاج تھے لیکن جب اُن کے سامنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ِ خیر ہوتا تو ❁ بالکل سنجیدہ ہوجاتے ❁ چہرے پر رُعب طاری ہو جاتا ❁ بدن مُبارَک سے عاجزی و اِنکساری ظاہر ہونے لگتی ❁ اور ہنسی والا اَنداز بالکل ختم ہو جاتا۔[2]

غَمِ مصطفےٰ میں مدینہ شریف سے ہجرت

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم مِعْیارِ عشقِ رسول ہیں، عشقِ رسول میں ان کی مبارَک کیفیات کیسی ہوتی تھیں، اس تعلق سے ایک ایمان افروز اور عشقِ رسول سے بھرپُور واقعہ سنیے ! کتابوں میں لکھا ہے: ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد بہت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم کے لیے مدینہ شریف میں رہ کر زندگی گزارنا مشکل ہو گیا کیونکہ جب وہ مدینہ شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُٹھنے بیٹھنے کے مَقامات اور اُن گلیوں کو دیکھتے جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدم لگا کرتے تھے تو

[1]... شفا شریف، القسم الثانی، الباب الثالث، فصل فی تعظیم النبی بعد موتہ، جز:2، صفحہ:36۔
[2]... شفا شریف، القسم الثانی، الباب الثالث، فصل فی تعظیم النبی بعد موتہ، جز:2، صفحہ:37 مفصلاً۔

بہت غم زدہ ہو جاتے اور اُنہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جدائی برداشت نہ ہوتی چنانچہ اسی وجہ سے وہ مدینہ شریف سے ہجرت کر گئے۔ [1]

مؤذنِ رسول کی مدینہ شریف سے ہجرت

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے بھی پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جدائی برداشت نہ ہوئی چنانچہ کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ پر ایسی رِقّت طاری ہو جاتی کہ مدینہ شریف کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومتے اور لوگوں سے پوچھتے تھے کہ اگر تم نے کہیں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دِکھا دو۔ آخر کار جُدائی کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ مدینہ شریف چھوڑ کر ملکِ شام کے شہر حَلَب میں رہائش پذیر ہو گئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب ایک رات سوئے تو قسمت چمک اُٹھی اور خواب میں مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَاھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَال! اَمَا اٰنَ لَکَ اَنْ تَزُوْرَنِیْ یعنی اے بلال! یہ کیا جفا ہے! کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کے لیے حاضر ہو جاؤ۔

فرمانِ والا شان سنتے ہی حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ رَخْتِ سفر باندھ کر سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ شریف کی طرف چل پڑے۔ آپ بڑی تیزی کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے مدینۂ پاک کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

اللّٰہُ اکبر! جس کی کمر عزمِ طیبہ کے لیے بندھی ہو اُسے اِرد گرد کے ماحول سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اس لیے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ پر صرف ایک ہی دُھن سوار تھی کہ جلد اَز جلد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچ جاؤں۔

[1]... مدارج النبوۃ، جلد:2، صفحہ:444 ملتقطاً۔

گھر سے کہیں اچھا ہے مدینے کا مسافر | یہاں صبحِ وطن شام غریب الوطنی ہے
کہتا ہے مسافر سے یہ ہر نخلِ مدینہ | آرام ذرا لے لو یہاں چھاؤں گھنی ہے

آخر کار یہ عاشقِ زار مدینۂ پاک کی مہکی مہکی فضاؤں میں پہنچ گئے، مدینہ شریف کی گلیوں میں پہنچتے ہی دل کی دنیا بدل گئی، کیف و مستی کا عالَم طاری ہوگیا، دیوانہ وار مدینہ شریف کی گلیوں میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تلاش کرنے لگے، جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مدینہ شریف کی گلیوں میں نظر نہ آئے تو مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرتِ بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے حجرے میں موجود رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی قَبرِ انور پر پہنچے اور رو رو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! حَلَب سے غلام کو زیارت کے لیے بلایا اور جب غلام زیارت کے لیے حاضر ہوا تو آپ پردہ میں چھپ گئے۔

الغرض! اِدھر عرض و معروض پیش کی جارہی تھی اور اُدھر مدینۂ پاک میں یہ خبر تیزی سے پھیل گئی کہ مؤذنِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مدینہ شریف میں تشریف لے آئے ہیں، بس سب کی نگاہوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے پھر سے اُبھرنے لگے، بے قرار دل تڑپنے لگے، لوگ مِنَّت وسماجت اور رو رو کر اِلتجائیں کرتے ہوئے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے ایک بار پھر اپنی سوز و گُداز بھری اَذان سنانے کا مُطالبہ کرنے لگے مگر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مَعْذرت کی اور اِرشاد فرمایا: اے بھائیو! تم جانتے ہو کہ جب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں اَذان دیتا تھا تو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرلیا کرتا تھا لیکن آہ! آج وہ مَنْظر نگاہوں سے اوجھل ہو گا! اس لیے میں اذان دینے کی تاب نہیں رکھتا۔ بہرحال سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کسی صورت اذان دینے پر راضی نہ ہوئے۔

بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو بلالیا جائے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے فرمائش کریں گے تو پھر حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاس اِنکار کی گنجائش نہ رہے گی۔ چنانچہ لوگ جلدی سے دونوں شہزادوں کو لے آئے۔ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دونوں شہزادوں کو سینے سے چمٹالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بلال! ایک بار ہمیں وہ اَذان سنادیجیے جو آپ ہمارے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں دیا کرتے تھے۔ اب اِنکار کی گنجائش کہاں تھی؟ چنانچہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مسجدِ نبوی شریف کی چھت کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جہاں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں اذان دیا کرتے تھے۔

جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مدینہ شریف کی پُرنور فضاؤں میں اپنی سوز بھری آواز میں اللہ اکبر، اللہ اکبر سے اذان کا آغاز فرمایا تو دَرو دیوار دہل گئے، لوگوں میں ہیجان کی کیفیت برپا ہوگئی، آواز مدینہ شریف کی فضاؤں میں بلند ہوئی جسے سُن کر لوگوں کی ہچکیاں بندھ گئیں، سب لوگ اپنے گھروں سے باہر آگئے، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہ کہا تو ساتھ ہی ہزارہا چیخیں ایک دَم فضا میں بلند ہو گئیں، اس وقت لوگوں کے رونے کا کوئی ٹھکانا نہ تھا، چھوٹے بچے اپنی ماؤں سے پوچھنے لگے: مؤذنِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تو آچکے ہیں مگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا نورانی چہرہ نظر نہیں آرہا وہ کب تشریف لائیں گے؟

بہرحال! جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہ کہا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آنکھوں کے سامنے نہ پایا تو غمِ جدائی میں ان کی ایک زوردار چیخ فضا میں گم ہوگئی اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو اُٹھے اور روتے رہے پھر ملکِ شام روانہ ہو گئے۔[1]

[1]... مدارج النبوة، جلد:2، صفحہ:583 ملتقطاً۔

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا وصال

پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کی زوجہ روتے ہوئے کہنے لگیں: وَاحُزْنَاہُ یعنی ہائے غم کی بات! حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنی غمزدہ زوجہ کو دِلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: وَاطَرَبَاہُ یعنی واہ خوشی کی بات! غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَہٗ یعنی کل ہم اپنے دوستوں یعنی اپنے آقا ومولا مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے دوستوں سے ملاقات کریں گے۔[1]

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے:

گر فرشتے بھی اُٹھائیں تو میں ان سے یہ کہوں	قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دِلرُبا کے واسطے	اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے

اے عاشقانِ رسول! موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے[2] اور یہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا ایک ذریعہ ہے۔ اِسی لیے مؤمن موت سے نہیں گھبراتا بلکہ وہ خوش ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُسے قبر میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوگی۔

1... احیاء العلوم، جلد:5، صفحہ:231 ملتقطاً۔
2... شعب الایمان، باب الصبر علی المصائب... الخ، فصل فی ذکر مافی... الخ، جلد:7، صفحہ:171، حدیث:9884۔

تمام مال و اولاد کے بدلے زیارتِ رسول

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرے وصالِ ظاہری کے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو تمنا کریں گے کہ کاش! اُن کا تمام مال اور اولاد اُن سے لے لی جائے اور اِس کے بدلے وہ میری زیارت کر سکیں۔[1]

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ مُحَمَّد میں نکل جائے تو اچھا ہے

خاتون نے روتے روتے جان دے دی

تمام مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرتِ بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوکر ایک خاتون نے عرض کی: مجھے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک قبر کی زیارت کروا دیجیے۔ حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے حُجرہ شریف کھولا اور اُس خاتون نے قَبرِ انور کی زیارت کرکے روتے روتے جان دے دی۔[2]

آپ کے عشق میں اے کاش! روتے روتے | یہ نکل جائے میری جان مدینے والے

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک خاتون کا عشقِ رسول کہ قبرِ انور کی زیارت کرتے ہی اُس پر عشق و محبّت کی کیفیت طاری ہوئی اور اُس نے روتے روتے

1... مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب فیمن یود... الخ، صفحہ:1089، حدیث:2832 ماخوذاً۔
2... سبل الہدیٰ والرشاد، جلد:12، صفحہ:343 ماخوذاً۔

بارگاہِ رسالت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ! اِسی طرح ہمارے بزرگوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عقیدت و محبّت ہوا کرتی تھی مگر افسوس! آج ہمارے اندر صحیح معنوں میں محبّت کا جذبہ اور ولولہ نہ رہا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم صرف زبانی طور پر نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کا دَم نہیں بھرتے تھے بلکہ اپنے عَمَل مبارک سے اس کا ثبوت بھی دیا کرتے تھے، جبکہ ہم محض زَبانی طور پر محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہمارا عَمَل اس دعوے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اِک اِک اَدا پر عمل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے۔

مَحْبُوب کی اَدا سے محبّت

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دعوت میں شریک ہوا، جَو کی روٹی اور شوربا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لایا گیا جس میں کَدّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کَدّو کے ٹکڑے تلاش کررہے ہیں، اِسی لیے میں اُس دن سے کَدّو پسند کرنے لگا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کس قدر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کا خیال رکھا کرتے تھے مگر آہ! ہم بہت سے معاملات میں

[1]... بخاری، کتاب الاطعمہ، باب المرق، صفحہ:1390، حدیث:5436۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پسند اور سُنّتوں کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں ❁ عقیقہ ❁ نکاح ❁ اور ولیمے جیسی سُنّتوں کی ادائیگی کے موقع پر ہم سُنّتوں کے بجائے فیشن کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ فیشن کے مُطابِق لباس سِلواتے، بال کٹواتے اور داڑھی منڈا کر چہرے سے سُنّت کا نُور مٹا دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد ہے جو زلفیں نہیں رکھتے، حالانکہ زُلفیں رکھنا پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت ہے ، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ زُلفیں رکھیں ❁ کبھی آدھے کان تک ❁ کبھی پورے کان تک ❁ اور کبھی زیادہ بڑھ جاتیں تو مُبارَک کندھوں سے چُھو جاتیں۔[1]

مشرکین کی مُخالفت کرو

داڑھی کی تو کیا ہی شان ہے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم داڑھی سے بڑا پیار فرماتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے: خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوْا اللِّحٰى وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ یعنی مشرکین کی مُخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب پست کرو[2] ❁ ایک مقام پر اِرشاد فرمایا: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس نے میری سُنّت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں[3] ❁ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص جس قوم سے مُشابہت اختیار کرے گا وہ اُنہیں میں سے ہو گا۔[4]

1... شمائل ترمذی، صفحہ: 18 و 34 و 35 ملتقطاً۔
2... بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، صفحہ: 1480، حدیث: 5892۔
3... بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، صفحہ: 1307، حدیث: 5063۔
4... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، صفحہ: 635، حدیث: 4031۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ، رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو داڑھی شریف سے پیار ہے، اسی لئے امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری دامَت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ کو بھی داڑھی شریف سے بڑا پیار ہے آپ داڑھی سے مُتَعَلِّق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ پاک ہمیں ایمان پر موت نصیب فرما دے اِس سے پہلے کہ ہمارا چہرہ **مَعاذَ اللہ !** دشمنانِ مصطفےٰ جیسا ہو جائے! افسوس! آج کل بہت سے مسلمان داڑھی شریف کے بالوں کو نوچ نوچ کر گندی نالیوں میں بہادیتے ہیں! آہ! ایسوں کا آخرت میں کیا بنے گا؟ ایسا کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

یاد رکھئے! ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب اور داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا دونوں حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ دیکھیے! داڑھی رکھنا تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی سُنّت ِ مبارکہ ہے، کوئی نبی ایسا نہیں جس نے **مَعاذَ اللہ !** داڑھی منڈائی ہو۔ اِسی طرح کوئی ولی بھی داڑھی منڈا نہیں ہوسکتا۔ اللہ پاک ہم سب کو داڑھی شریف سجانے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم سب سُنّتِ مصطفےٰ کے دِیوانے ہو جائیں، کاش! صد کروڑ کاش! سر سے پاؤں تک ہمارا سارا وُجود سُنّت کے سانچے میں یُوں ڈھلے کہ سُنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔ آمِیۡن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

اے عاشقانِ رسول! اَلحمد لِلّٰہ ! آج کے اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی ہمیں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم تھامنے، دوسروں کے طور طریقے اور فیشن چھوڑ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری پاکیزہ سُنّتوں کو اپنانے کا درس دیتی ہے اور اسی میں دنیا و آخرت کی

کامیابی ہے۔

سُنّت لباس

پیارے اسلامی بھائیو! فیشن زدہ لباس چھوڑ کر سُنّتوں بھرا لباس اپنائیے۔ لباس میں سُنّت یہ ہے کہ ۞ کُرتے کے دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو ۞ آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک ۞ اور چوڑائی ایک بالشت ہو ۞ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے اُوپر رہے۔ بدقسمتی سے آج ہمیں پاجامے کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھتے ہوئے شرم آتی ہے حالانکہ یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہم اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا طریقۂ کار ہے، مگر عوام کی اکثریت اِس سُنّت سے مَحرُوم ہے اور ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھتی ہے۔

یاد رکھئے! تکبّر کی وجہ سے پاجامے یا شلوار کا پائنچہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِس پر سخت عذاب کی وعید ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تہبند (یا شلوار) کا جو حصہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے[1] ۞ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص تکبّر سے اپنا تہبند گھسیٹ رہا تھا کہ اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اپنے لباس پر غور کرنے کی عادت بنائیے کہ جس طرح تھوڑی سی بے توجہی ہمیں بے شمار سُنّتوں سے مَحرُوم کر دیتی ہے، اِسی طرح تھوڑی سی تَوَجُّہ کئی سُنّتوں سے ہمکنار کر دے گی، لہٰذا وقتاً فوقتاً اپنے لباس کا جائزہ لیتے

[1]... بخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من... الخ، صفحہ: 1461، حدیث: 5787۔

[2]... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ: 894، حدیث: 3485۔

رہیے اور نیت کیجیے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آج کے بعد ہم سُنّت کے مُطابِق لباس سلوائیں گے۔ ہوسکے تو سفید لباس پہننے کی عادت بنائیے کہ یہ پیارے آقا ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ لباس ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے پہننے کی ترغیب دلائی ہے ۔چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے **:سفید لباس پہنو اور اپنے مردے بھی سفید لباس میں کفناؤ۔**[1]

اللہ پاک ہم سب کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام: ایک دن راہِ خدا میں

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں اللہ و رسول کی محبّت بڑھانے، دِین و دُنیا کی بھلائیاں سمیٹنے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام: **ایک دن راہِ خدا میں** بھی ہے۔

دورِ حاضِر کی عظیم علمی وروحانی شخصیت امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں یہ مقصد دیا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول اس مقصد کی تکمیل کے لیے گاؤں دیہات، شہر کے اطراف اور شہر کے ایسے علاقے جہاں دینی کام کمزور ہیں وہاں جا کر نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ۞ کسی بھی دن خصوصاً جمعہ یا اتوار والے دِن اسلامی

[1]... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی لبس البیاض، صفحہ:656، حدیث:2810۔

بھائی ان علاقوں میں جاتے ہیں ❁ وہاں مسجد میں نفل اعتکاف ہوتا ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے ❁ آپ بھی تشریف لے آیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملے گا ❁ نیکی کی دعوت دینے کا ثواب نصیب ہوگا ❁ راہِ خُدا میں نکلنے کی سَعادت ملے گی ❁ حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے: جو قدم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، انہیں جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی[1] ❁ جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس شہر کے مُضافات میں جائے، حدیثِ پاک میں اس کے لیے جنّت کی بشارت آئی ہے۔[2] آیئے ترغیب کے لیے آپ کو ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔

ہم تو بس دعوتِ اسلامی کے ہو کر رہ گئے

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہونے سے پہلے عام نوجوانوں کی طرح غفلت کی زِنْدَگی بَسَر کر رہا تھا، میری قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ایک دن ہمارے علاقے میں کچھ اسلامی بھائی ایک دن راہِ خدمیں گزارنے کے لیے آئے، ان میں سے ایک اِسْلَامی بھائی نے مجھے اس دینی کام میں شامِل ہونے کی دَعْوَت دی، لہٰذا میں بھی اپنے چند دوستوں کے ساتھ شامِل ہو گیا، واپس جاتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے ہفتہ وار اجتماع کی دَعْوَت دی تو ہم نے عَرْض کی: اگر یاد رہا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ضَرور شرکت کریں گے۔ بہر حال ہم نے اجتماع میں شرکت کر لی، وہاں انہی اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ہمیں اجتماع کی دعوت دی تھی، وہ اس قدر اخلاق سے پیش آئے کہ ہم تو بس دعوت اسلامی کے ہو کر رہ گئے۔ میرا تو گویا اندازِ زندگی ہی بدل گیا، نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، گانوں

[1]... مسند امام احمد، جلد:6، صفحہ:507، حدیث:16356۔
[2]... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:472، حدیث:1743۔

کی جگہ نعت شریف نے لے لی، چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ سجالیا، یوں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول	ہے فَیضانِ غوث ورضا دینی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عِمامہ سجا لے	نہیں ہے یہ ہرگز بُرا دینی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیث پاک سے متعلق مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! حدیث پاک سے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اسکے لئے گواہی دوں گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۶۸، حدیث: ۲۵۸) (2) فرمایا: اللہ پاک اسکو تَروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، ۴/۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵) ☆ حدیث حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فِعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔ (نزہۃ القاری، ۱/۸۷) ☆ اس علم کو حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اگر ساری امت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔ (نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸) ☆ قرآن مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکام شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔ (منتخب حدیثیں، ص۷) ☆ حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکام الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیات قرآنی کا منشاو مراد سمجھنا ممکن نہیں۔ (منتخب حدیثیں،

ص۷)☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔(منتخب حدیثیں، ص۷)

﴿اعلان﴾

حدیثِ پاک سے متعلق بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم :(1)اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2)جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

2...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵